عمرہ
کا
آسان طریقہ

مؤلف
مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(صدر: جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، انڈیا

سلسلہ مطبوعات: ۹۵
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	عمرہ کا آسان طریقہ
نام مؤلف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
تعداد اشاعت	:	۵۰۰۰
سن اشاعت	:	۲۰۱۷ء
ناشر	:	جمعیت پیام امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ
قیمت	:	۲۰ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حرمین، مرکز والی مسجد آمین آباد، لکھنؤ
مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)
مکتبہ پیام امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ
جامعہ دار ارقم، ارقم نگر، محمد پور گونتی (فتحپور) ہنسوہ
جامعہ دارالتوحید الاسلامی، سکروری، لکھنؤ
الفرقان بکڈپو، نظیر آباد، لکھنؤ

Writer : **Mufti Mohammad Sarwar Farooqui Nadwi**
Publisher : Jamiat Payam-e-Amn Nadwa Road, Daliganj, Lucknow, U.P., INDIA
Website : www.Islamicjpamn.com
E-mail : Jpa_lko@yahoo.com, Ataullah2012@gmail.com
Phone : 9984490150 9919042879

فہرست

پیش لفظ ۹
فصل اول عمرہ سے متعلق کچھ اہم ضروری باتیں ۱۲
عمرہ سے متعلق کچھ اہم باتیں ۱۳
فصل دوم عمرہ کا مختصر طریقہ اور دعائیں ۳۱
گھر سے بیت اللہ تک ۳۲
گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھے ۳۵
گھر سے باہر آنے کے بعد یہ دعا پڑھے ۳۶
لوگوں سے مصافحہ کرتے وقت ۳۸
ریل یا کسی بھی سواری پر بیٹھتے وقت کی دعا ۳۸
فصل سوم عمرہ کی فضیلت اور اس کا تفصیلی ذکر ۶۸
عمرہ کا تفصیلی ذکر ۶۹
حج اور عمرہ میں فرق ۷۰

احرام کا بیان ۷۲
عورتوں کا احرام ۷۳
احرام میں ممنوع چیزیں ۷۶
مکہ میں رہتے ہوئے عمرہ ۷۸
عمرہ کے ارکان ۷۹
عمرہ کے واجبات ۷۹
عمرہ کے اعمال ۸۰
عمرہ کی نیت ۸۱
حرم میں پہنچنے کے بعد ۸۳
طواف ۸۶
طواف کی ابتداء ۸۶
نفلی طواف ۸۷
طواف کی نیت ۸۸
طواف کے ارکان ۸۹

طواف کی شرطیں............................ ۸۹
طواف کے واجبات............................ ۹۰
طواف کی سنتیں............................ ۹۲
طواف کے مستحبات............................ ۹۳
طواف میں مباح چیزیں............................ ۹۵
طواف میں حرام چیزیں............................ ۹٦
طواف کی مکروہ چیزیں............................ ۹۷
طواف کی قسمیں،طواف قدُوم............................ ۹۹
طوافِ زیارت............................ ۱۰۰
طواف سدور،طواف عمرہ............................ ۱۰۲
طواف نذر،طواف تحیّا............................ ۱۰۳
طواف نفل،طواف کرنے کا طریقہ............................ ۱۰۳
حجرِ اسود کا بوسہ............................ ۱۰۴
رمل............................ ۱۰٦

اضطباع،طواف کے سات چکر............................ ۱۰۷
مقامِ ملتزم،مقامِ ابراہیم............................ ۱۰۸
زمزم،صفا اور مروہ............................ ۱۰۹
سعی کا طریقہ............................ ۱۱۰
سعی............................ ۱۱۱
سعی کا رکن،سعی کی شرطیں............................ ۱۱۲
سعی کے واجبات............................ ۱۱٦
سعی کی سنتیں............................ ۱۱۸
سعی کے مستحبات............................ ۱۱۹
مکروہاتِ سعی............................ ۱۲۰
سعی کی نیت............................ ۱۲۱
میلین اخضرین،بال کٹوانا اور احرام کھولنا............................ ۱۲۳
بچوں کا حج یا عمرہ............................ ۱۲۴
جنایات (جرمانہ)............................ ۱۲٦

بُدنہ،صدقہ............................ ۱۲۷
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہم دعاؤں کا اردو ترجمہ ۱۲۸
فصل (چہارم) مدینہ منورہ کا سفر اور روضۂ اطہر پر حاضری کے آداب ۱۳۸
مدینہ منورہ کا سفر............................ ۱۳۹
مدینہ منورہ کی حاضری............................ ۱۴٦
کمرے سے مسجد نبوی تک............................ ۱۴۹
صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک
مسجد نبوی کے سات ستون،ستون حنّانہ،ستون عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا،ستون اَبی لُبابہ رضی اللہ عنہ،ستون سریر،ستون وفود،ستون حرص،ستون جبرئیل
روضۂ مقدّس پر سلام پڑھنے کا طریقہ............................ ۱۵۴
فصل (پنجم) مکہ اور مدینہ کے اہم تاریخی مقامات ۱٦۲

صفحہ ۱٦۳ سے ۱۷۲ تک
مولد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم،جنت المعلیٰ،جبل نور،جبلِ ثور،مسجد طویٰ،مسجد جنّ،مسجد عائشہ،مدینہ منورہ کے اہم مقامات،مسجد قباء،مسجد غمامہ،مسجد قبلتین،اُحد کا پہاڑ،خندق،جنت البقیع،تبرکات،مدینہ شریف سے واپسی............................
حج وعمرہ سے متعلق اہم دعائیں............................ ۱۷۳
صفحہ ۱۷۳ سے ۱۸۰ تک
زمزم پینے کی دعا،صفا و مروہ کے درمیان کی دعا،میلین اخضرین کے درمیان کی دعا،جنت البقیع میں داخل ہونے کی دعا،وقوفِ عرفہ کی دعا،مشعر حرام کا ذکر،کنکری مارتے وقت کی دعا............................

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمرہ کے ارکان وافعال میں عاشقانہ صورت ظاہر ہوتی ہے، جیسے۔لبیک مسلسل پکارنا اور ننگے سر پھرنا، اپنی زندگی کو موت کی شکل بنا لینا، یعنی مردہ کا سا لباس پہننا، ناخن بال تک نہ کٹوانا، جوں نہ مارنا، سر نہ منڈوانا، شکار نہ کرنا، کسی خاص حد کے اندر درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ توڑنا، کعبہ کے ارد گرد گھومنا، صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اور خاص نشانوں پر کنکر، پتھر مارنا، اور حجرِ اسود کو بوسہ دینا وغیرہ۔

حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ ”اے ہمارے رب! بیشک میں نے بسائی ہے اپنی اولاد، ایک ایسی وادی میں، جو نہیں ہے کھیتی والی، تیرے محترم گھر کے قریب، اے ہمارے رب اس لئے (بسایا ہے) کہ قائم کریں نماز، سو کردے تو انسانوں کے دلوں کو مائل ان کی طرف“۔ (سورہ ابراہیم آیت نمبر ۳۷)

دنیا کے ہر مومن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو آپ کے محبوب شہر مکہ سے بھی ضرور محبت ہوگی۔اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ آسان اردو میں عمرہ کے فرائض

،ارکان اور ضروری مسائل سے متعلق کوئی ایسی کتاب ہو جو مکمل رہنمائی کر سکے۔

الحمدللہ اس کتاب میں عمرہ کا مقصد، اس کی فضیلت، احرام، عمرہ کا مکمل طریقہ اور مکہ اور مدینہ کے اہم تاریخی مقامات کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو رہنما بنا کر ہدایت کے لئے عام ہونے کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۳۱/۸/۲۰۱۷

فصل (اوّل)

عمرہ کرنے والوں کے لئے

اہم مشورے

عمرہ سے متعلق کچھ اہم مشورے

”لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ“

(حاضر ہوں میں، اے اللہ حاضر ہوں میں، حاضر ہوں میں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تر تعریف اور انعام تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے)۔ (صحیح بخاری)

(۱) جب مسلمان حج یا عمرہ کے سفر کا ارادہ کرے تو اُوپر دیئے گئے لفظوں کو یاد کر

لے اور تمام گناہوں کی دل سے توبہ کرے اور حج وعمرہ کے لئے حلال مال استعمال کرے، اُس کے ذمہ جتنا قرض ہو اُس کی ادائیگی کرے اور اگر اُس کے پاس لوگوں کے مال، آبرو یا جان کا کوئی حق باقی ہو تو اپنے سفر سے پہلے اُس کو اُن تک واپس کر دے یا اُن سے معاف کرا لے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے، پاکیزہ ہی چیز کو قبول کرتا ہے“ اور ’طبرانی‘ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی پاکیزہ زادِ سفر کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے اور اپنا پیر سواری سے رقاب میں رکھ کر لبیک پکارتا ہے تو اُس کو آسمان سے ایک پکارنے والا جواب دیتا ہے کہ تیری لبیک قبول اور رحمت الٰہی تجھ پر نازل ہو، تیرا توشہ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول ہے، گناہوں سے پاک ہے“۔

اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے، پھر سواری کے رقاب (یا کسی بھی طریقہ کی سواری) پر پیر رکھ کر لبیک

پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا جواب دیتا ہے کہ تیرا لبیک قبول نہیں، نہ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، تیرا زادِ سفر حرام، تیری کمائی حرام اور تیرا عمرہ غیر مقبول ہو۔ (طبرانی)

(۲) اسی طرح شرک، جھوٹ، غیبت، چغلخوری، فوٹو اور ویڈیو اور دوسروں کا مذاق اُڑانے سے اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

(۳) حج وعمرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا مقصد ہو۔

(۴) حج یا عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ حج یا عمرہ سے پہلے اس کے مسائل کسی معتبر عالم

سے دریافت کرتا رہے، اور کوئی معتبر کتاب ساتھ رکھے بار بار پڑھتا رہے۔

(۵) سفر میں کوئی اچھا رفیق یعنی عالم با عمل یا تجربہ کار مل جائے تو بہت اچھا ہے، تاکہ حج یا عمرہ کے احکام میں مدد مل سکے، رفیق اگر اجنبی ہو تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

(۶) سفر میں نہ فضول خرچی کرے اور نہ کنجوسی، اس لئے کہ جو روپیہ حج میں خرچ ہوتا ہے اُس کا ثواب سات سو گنا یا اُس سے زیادہ ملتا ہے۔

(۷) اپنے ساتھ کھانے میں کسی کو شریک

کرنا بہتر ہے، لیکن نہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے، اس لئے کہ اکثر ایک دوسرے کے انتظار وغیرہ میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو شریک کرے تو اپنے حق سے کم پر راضی رہے۔

(۸) گھر سے نکلتے وقت نہایت خوش وخرم ہو کر نکلے، غمگین اور روتا ہوا نہ نکلے مگر حرم کی حاضری اور اپنے گناہوں کا احساس ضرور ہو۔ گھر سے نکلنے سے پہلے اگر کسی کا قرض باقی ہو تو ادا کر دے اور کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو تو اس سے معافی مانگ

لے اور ہو سکے تو صدقہ بھی کر دے اور گھر میں دو رکعت نفل نماز حاجت پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے سفر میں مدد اور سہولت کی دعا مانگے اور نکلتے وقت دعا کا اہتمام رکھے۔

(۹) سفر میں جو شخص ہوشیار، دیندار، تجربہ کار، علم والا ہو اُس کو امیر بنالے۔

(۱۰) سفر میں بھی نماز کا اہتمام لازمی ہے، عام طور پر لوگ حج یا عمرہ کے سفر میں بھی سستی کر جاتے ہیں جو سخت گناہ ہے۔

(۱۱) مسافر کے لئے نماز میں قصر ہے، اس لئے مسافر کی نماز کا طریقہ، تیمم کا طریقہ،

جہاز میں نماز پڑھنے اور احرام باندھنے کا طریقہ اور قبلہ رخ کے بارے میں پہلے سے معلومات حاصل کر لینا چاہئے۔

(۱۲) اس سفر میں زنا، لواطت، چوری، سود خوری، معاملات میں دھوکہ، امانت میں خیانت، نشہ آور چیزیں یا بیڑی سگریٹ پینے، کپڑوں کا ٹخنہ سے نیچے لٹکانے، گھمنڈ، حسد، ریاکاری، غیبت، چغلخوری، مسلمانوں کا مذاق اڑانے، موسیقی کے آلات کا استعمال کرنے، تصویریں کھینچنے اور غیر شرعی ویڈیو بنانے یا ہوٹلوں میں بیٹھ

کر ٹی وی دیکھنے اور وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ جس طرح حرم کی نیکی کا ثواب بہت ہے اُسی طرح حرم کی برائی اور گناہ بھی بہت سخت ہے۔اس سے بچنا چاہئے۔

(۱۳) اگر کسی بیماری یا خوف کی وجہ سے محرم کو ڈر ہو کہ وہ اپنا حج یا عمرہ کا مکمل طریقہ معلوم کر پائے گا یا نہیں تو بہتر یہ ہے کہ نیت کرتے وقت ان الفاظ کا بھی اضافہ کر لے **اَللّٰھُمَّ إِنَّ مَحَلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ** یعنی ''اے اللہ! تو مجھے جہاں

روک دے وہیں حلال ہو جاؤنگا''۔

(۱۴) چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی کا بھی حج یا عمرہ ہوتا ہے، لیکن بلوغت کے بعد فرض حج باقی رہے گا، استطاعت ہونے کی صورت میں۔

(۱۵) کسی غیر محرم کو ہرگز ساتھ میں نہ لے جانا چاہئے اور نہ کمرے میں رکھنا چاہئے اس لئے کہ تمام احتیاط کے باوجود شرعی پابندیاں نہیں ہو پاتی۔

(۱۶) حج یا عمرہ کے سفر میں شوہر یا محرم کے ساتھ ہونے کے سلسلہ میں مختلف فقہی مسلک

ہیں اور فقہا نے طویل بحث کی ہے، اس میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سفر حج میں عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے اور اگر دوسری شرائط کی وجہ سے کسی عورت پر حج فرض ہے مگر وہ محرم کو ساتھ لے جانے سے قاصر ہے تو اس پر حج فرض نہ ہوگا۔

(امام مالک اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جس خاتون کا شوہر نہ ہو اور کوئی ایسا محرم بھی نہ ہو جس کے ساتھ سفرِ حج پر جا سکے تو پھر وہ ان رفقائے سفر کے ساتھ جا سکتی ہے۔ جسکے اخلاقی حالات قابلِ اطمینان ہوں، اور ''قابلِ اطمینان رفقاءِ سفر کی تشریح امام شافعیؒ نے اس طرح فرمائی ہے کہ چند خواتین بھروسہ کے قابل ہوں اور وہ اپنے محرموں کے ساتھ جا رہی

ہوں تو ایک بے شوہر اور بے محرم خاتون بھی ان کے ساتھ جا سکتی ہے، البتہ صرف ایک خاتون کے ساتھ اسے نہ جانا چاہئے۔'')

اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ محرم عاقل، بالغ، دیندار اور قابل اعتماد شخص ہو، نادان بچے یا فاسق نا قابلِ اعتماد شخص کے ساتھ سفر جائز نہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ عورت کو وجوبِ حج کی چوتھی شرط میں یہ بھی پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ سفرِ حج میں (اگر عورت کسی کو ساتھ لے جا رہی ہے تو) ساتھ میں لے جانے والے محرم کے مصارفِ سفر

کی ذمّہ داری بھی حج کے لئے لے جانے والی خاتون پر ہی ہوگی۔ (ہدایہ، حصّہ:۱)

عورت حالتِ عدّت میں نہ ہو۔ چاہے عدّت وفات کی ہو یا طلاق کی، ہر حال میں دورانِ عدّت حج واجب نہ ہوگا۔

(عالمگیری، حصّہ:۱ صفحہ نمبر: ۱۴۱)

(۱۷) موبائل سے پرہیز کرنا چاہئے، موبائل کی وجہ سے یکسوئی نہیں رہتی اس لئے موبائل بند رکھنا چاہئے صرف کسی ایک گھنٹہ کو متعین کر لے، جس وقت موبائل کھلا رہے اور احرام کی حالت میں خصوصاً

موبائل بند رکھے۔

(۱۸) مکہ پہنچنے کے بعد تھوڑی دیر آرام کر کے حرم جانا بہتر ہوتا ہے اس لئے کہ وہاں طواف اور سعی دونوں کرنی ہوتی ہے، جس میں کافی وقت لگتا ہے، لیکن مدینہ میں آرام کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہاں طواف کرنا نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے جلد مسجد نبوی پہنچنا چاہئے۔

(۱۹) کمرہ میں بعض وقت غیر متعلق لوگ بھی کر دیئے جاتے ہیں اس لئے پردے

لگانے کے لئے ایک یا دو چادر، چمٹی، آلپین اور کیلیں کچھ رکھ لے تو بہتر ہے جس سے اگر کمرے میں کوئی غیر محرم ہو تو پردہ لگایا جا سکے۔

(۲۰) عورتوں کے لئے ہیٹ (ٹوپی) لگا کر پردہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے، اس لئے عورتوں کو ہیٹ (یعنی ٹوپی جو آگے کی طرف نکلی رہتی ہے) رکھنا بہتر ہوگا تا کہ اس کے اوپر سے نقاب ڈال لیں گی تو منہ بھی کھلا رہے گا اور پردہ بھی رہے گا اس لئے کہ حرم میں دوسروں کو بھی گناہ

سے بچانا ہے اور خود بھی بچنا ہے۔

(۲۱) چار جوڑے کپڑے، دو جوڑا احرام اور دو جوڑا ہوائی چپل کافی ہوتے ہیں۔

(۲۲) ایک بیگ جس کو حرم لے جایا جا سکے جو تقریباً ۱۵ اِنچ اُونچا اور ۱۲ اِنچ چوڑا ہو اس لئے کہ بڑا بیگ حرم میں نہیں لے جانے دیا جاتا ہے اتنا بڑا ہو کہ جس میں ایک جوڑا کپڑا، ایک جوڑا چپل اور ایک کتاب رکھ کر طواف کیا جا سکتا ہو۔

(۲۳) مکہ میں بستر اور کمبل رہتے ہیں، اس لئے دو چادر ایک اوڑھنے اور ایک بچھا

نے کی اپنے پاس رکھ لے کہ بعض ہو
ٹلوں کی چادروں کی پاکی کا اعتبار نہیں ہوتا۔
(۲۴) اگر اپنا کھانا پکانا ہو تو برتن میں دو پتیلی،
ایک کوکر، پلیٹ اور دسترخوان رکھ لے تو
بہتر ہے ورنہ وہاں خرید ابھی جاسکتا ہے۔
(۲۵) کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو اپنے مسلک
کے علماء سے معلوم کرنا چاہئے۔
(۲۶) ایک چھوٹا قرآن ساتھ رکھے تا کہ جب
چاہے تلاوت آسانی سے کرلے اس لئے
کہ قرآن مجید کا ایک دور مستحب ہے۔
نوٹ: ہمارے گھر کی عورتوں کے ساتھ اپنا

معمول اس طرح تھا کہ تہجد میں حرم شریف
آتے اور فجر کے بعد طواف کرتے اُس کے
بعد تقریباً ۷:۳۰ سے ۸:۳۰ بجے تک حرم
میں تلاوت وغیرہ کرتے پھر اشراق پڑھ کر
کمرے آتے، ناشتہ کر کے تھوڑی دیر آرام
کرتے پھر کھانا کھا کر گیارہ بجے حرم آ
جاتے اور عشاء پڑھ کر طواف کرنے کے
بعد کمرہ واپس جاتے اور کھانا کھاتے اور کوئی
ملاقات کرنا چاہتا تو ملاقات کر کے جلد آرام
کرنے کی کوشش کرتے تا کہ صبح تہجد کے
لئے اٹھنے میں آسانی ہو۔

فصل (دوم)

عمرہ کا مختصر طریقہ اور دعائیں

(گھر سے بیت اللہ تک)

گھر سے بیت اللہ تک

حج یا عمرہ کرنے والوں کے لئے چاہئے
کہ حرم جانے سے پہلے شرک سے خصوصاً
اور گناہوں سے بھی توبہ کر لے اور اگر کسی
سے قرض لیا ہو تو اسے ادا کر دے۔اسی
طرح اگر کسی کو تکلیف پہنچائی ہو تو اس
سے معافی مانگ لے اور دو بیگوں میں
سامان رکھ لے تو بہتر ہے بڑے بیگ

میں کپڑے وغیرہ رکھ لے اس لئے کہ بڑا
بیگ جہاز میں چڑھنے سے پہلے لگیج میں
چلا جاتا ہے اور دوسرا چھوٹا ہینڈ بیگ رکھے
جو ساتھ میں رہتا ہے۔

(۱)۔عمرہ کرنے سے پہلے ناخون اور جسم کی صفائی کر کے غسل کرے جس میں تین باتوں کا خیال رکھے۔

(i) غسل کے وقت غرارہ کے ساتھ کلی کرے۔

(ii) ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچائے۔

(iii) پورے جسم پر پانی بہائے۔

(۲)۔غسل کے بعد گھر سے بھی احرام کی چادریں پہنی جاسکتی ہیں ورنہ صاف کپڑے پہن لے۔اگر ہوائی جہاز سے جانا ہو تو ہینڈ بیگ میں احرام کی دو چادریں، ایک جوڑا ہوائی چپل (یعنی جس سے پیر کے اوپر والی ہڈی بند نہ ہو) اور پاسپورٹ وسفر سے متعلق پیسے و کاغذات رکھ لے اس لئے کہ احرام جہاز پر چڑھنے سے پہلے پہننا ہوگا۔

(۳) گھر سے نکلنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل نماز حاجت پڑھ کر قبولیت اور سفر کی سہولت کے لئے دعا کرے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسۡمِ اللّٰهِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ، تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ
،اَللّٰهُمَّ وَفِّقۡنِيۡ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى،
وَاحۡفِظۡنِيۡ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ

"بس اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور نہیں ہے طاقت نیکی کرنے کی اور بدی سے بچنے کی۔مگر توفیق الٰہی سے جو بلند شان والا اور بزرگی والا ہے میں نے بھروسہ کیا اللہ پر اے اللہ مجھے اس بات کی توفیق دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہوتا ہے اور مجھے

راندے ہوئے شیطان سے محفوظ رکھ"

گھر سے باہر آنے کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ
اُضَلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡهَلَ اَوۡ
يُجۡهَلَ عَلَيَّ بِسۡمِ اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ
لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ
الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقۡنِيۡ لِمَا تُحِبُّ وَ
تَرۡضٰى وَاعۡصِمۡنِيۡ مِنَ الشَّيۡطَانِ
الرَّجِيۡمِ

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا ظلم کروں یا مظلوم بنوں یا بے وقوفی کروں یا بے وقوف بنایا جاؤں میں اللہ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں نہیں ہے طاقت نیکی کرنے کی اور نہ بدی سے بچنے کی مگر اللہ کی توفیق سے جو بہت بلند عظمت والا ہے اے اللہ! مجھے اس چیز کی توفیق عطا فرما جسے تو اچھا سمجھتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے اور بچالے مجھے راندے ہوئے شیطان سے"

لوگوں سے مصافہ کرتے وقت:

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

ریل یا کسی بھی سواری پر بیٹھتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

"اللہ کی حمد ہے جس نے ہمارے لئے یہ مسخر کیا، حالانکہ ہم اس کو تابع کرنے

والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانے والے ہیں"۔

(۴)۔ عورتوں کا احرام سلے ہوئے کپڑے ہی ہوتے ہیں صرف انہیں سر کے بالوں کو ایک رومال سے باندھ لینا ہی کافی ہوتا ہے تاکہ کوئی بال ننگا نہ رہے اور چہرہ پر کپڑا اس طرح لٹکائے کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے اس کے لئے اگر کیپ لگا کر اوپر سے نقاب کی پٹی ڈال لے تو بہتر ہے اور اگر عورت کو حیض آرہا ہو تو عورت ہر عمل کرے گی لیکن طواف یا نماز جب تک پاک نہ ہو

جائے اس وقت تک نہیں کرے گی۔

(۵) جب جہاز پر جانے کے لئے اندر ایئر پورٹ پر پہنچے تو احرام پہن لے لیکن لَبَّیْک اور نیت ابھی نہ کرے۔ اور اگر موقع ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ لے جس میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد "قل ھو اللّٰہ احد" پڑھے۔

(۶)۔ ہوائی جہاز پر بیٹھنے کے بعد جب کچھ وقت گزر جائے تو عمرہ کی نیت اس طرح

کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

ترجمہ ”اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لئے آسان کردے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔“

(۷)۔ پھر لبیک تین مرتبہ پڑھے مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے۔

لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ

(۸)۔ پھر درود شریف پڑھے۔

(۹)۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ۔"

”اے اللہ! میں تیری خوشنودی چاہتا ہوں اور تجھ سے جنت کا طلبگار رہوں اور تیری گرفت اور تیرے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں“۔

(۱۰) اب نیت ہوگئی اس لئے مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آہستہ جب تک حرم

نہ پہنچیں برابر تلبیہ پڑھتے رہیں۔ احرام کی حالت میں حرم پہنچنے سے پہلے تلبیہ ہی سب سے افضل ذکر ہے۔

(۱۱)۔ جب مکہ نظر آئے تو یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا۔

”اے اللہ مجھے اس میں قرار اور حلال روزی عطا فرمادے“۔

(۱۲)۔ مکہ میں ’باب المعلیٰ‘ کی طرف سے داخل ہونا افضل ہے لیکن یہ اکثر اختیار میں نہیں ہوتا۔

(۱۳)۔ مکہ پہنچ کر عموماً قیام گاہ جایا جاتا ہے وہاں تھوڑا آرام کرلے تو بہتر ہے اس لئے کہ سفر میں انسان کو تھکاوٹ آجاتی ہے اور حرم جا کر طواف اور سعی دونوں کرنی ہوتی ہے آرام کے بعد جائے گا تو عبادت میں نشاط رہے گی اس کے بعد مسجد حرام آئے لیکن کوئی بھی نماز جماعت سے چھوٹنے نہ پائے بلکہ کعبہ کے سامنے ہی پانچوں نمازوں کا اہتمام کرے تو بہتر ہے۔

(۱۴)۔ جب مسجد حرام میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ،
اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں صلوۃ وسلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۱۵)۔ جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو لبیک پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،

(۱۶)۔ پھر درود شریف پڑھے۔

(۱۷)۔ پھر اپنی زبان میں خوب جو چاہے دعا کرے۔

(۱۸)۔ اس کے بعد یہاں چھ کام کرنا ہے تین کام حجر اسود یا ہری لائٹ پر پہنچنے سے پہلے اور تین کام حجر اسود کے مقابل یا ہری لائٹ کے سامنے (I) تلبیہ پڑھنا بند کر دے (II) اضطباع کرے یعنی اوپر والی چادر کو داہنے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے (III) طواف کی نیت کرے۔

اسی طرح تین کام حجر اسود کے سامنے کرے۔

(I)۔ پھر حجر اسود کے داہنی طرف رکن یمانی کی جانب اس طرح کھڑا ہو کہ پورا حجر

اسود آپ کے دائیں جانب ہو اور کعبہ سامنے رہے۔

(II)۔ اور یہ دعا پڑھتا ہوا ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے:

"بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(III)۔ حجر اسود کے پاس جائے اگر چوم سکتا ہو تو چومے ورنہ ہاتھ اٹھا کر حجر اسود کے سامنے داہنا یا دونوں ہاتھ اٹھا کر کے چوم لے (اس کو استلام کہتے ہیں)۔ پھر چکر شروع کر دے۔

(۱۹)۔ اب طواف شروع کر کے یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ، وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ، وَوَفَاءً بِعَھْدِكَ، وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ
وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ"

"اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرنے کے لئے اور تیرے نبی برحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع

میں یہ طواف کرتا ہوں۔

عام طور سے لوگ ہر چکر کی الگ الگ دعائیں پڑھتے ہیں جبکہ ہر چکر کی الگ الگ دعائیں سنت سے ثابت نہیں ہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو مانگے ورنہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور اپنی زبان میں دعا کرتا رہے۔

(۲۰)۔ اور تین چکر میں مرد رمل کرے (یعنی اکڑ کر چلے)۔

(۲۱)۔اس طرح ایک چکر جب حجر اسود پر پورا ہو جائے تو اگر حجر اسود کو بوسہ دے سکتا ہو تو

بوسہ دے ورنہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دے اور آگے بڑھ کر دوسرا چکر شروع کردے۔

(۲۲)۔مخصوص دعائیں شریعت سے ثابت نہیں ہیں البتہ آگے دی گئی دعائیں پڑھ سکتے ہیں.

(۲۳)۔رکن یمانی کے پاس جب پہنچے تو اس پر دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ پھیرے لیکن بوسہ نہ دے اور یہ دعا پڑھ سکتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ

’’اے اللہ میں تجھ سے عفو وسلامتی مانگتا ہوں اور دین ودنیا اور آخرت میں دائمی درگزر چاہتا ہوں اور حصول جنت میں کامیابی اور جہنم سے نجات کی التجا کرتا ہوں۔‘‘

(۲۴)۔جب رکن یمانی سے آگے بڑھے تو حجر اسود سے پہلے یہ دعا کرے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی

الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ،یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

’’اے ہمارے رب ہمیں دین ودنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمادے اور ہم کو جہنم کی آگ سے بچالے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمالے۔اے بڑی بخشش والے دونوں جہاں کے پروردگار۔‘‘

(۲۵)۔جب ایک شوط (یعنی ایک چکر) پورا ہو جائے تو حجر اسود پر پہنچ کر بوسہ دے یا دونوں ہاتھوں کو

کانوں تک اٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ
لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا
دے اور آگے بڑھتے ہوئے دوسرا چکر دعا
پڑھتے ہوئے شروع کرے۔

(۲۶)۔جس وقت ملتزم کے سامنے آئے تو پھر
یہ دعا کر سکتے ہیں :

اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً بِکَ وَ تَصْدِیْقاً
بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ
وَاِتِّبَاعاً لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

''اے اللہ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے

اور تیرے احکام کی تصدیق کرتے
ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرنے کے
لئے اور تیرے نبی برحق اور حبیب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع میں یہ طواف
کرتا ہوں''

(۲۷)۔مقام ابراہیم کے پاس آئے تو یہ دعا
کر سکتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ
وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْاَمْنُ
اَمْنُکَ وَ العَبْدُ عَبْدُکَ وَ اَنَا
عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا

مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ۔

''اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ
حرم تیرا حرم محترم ہے اور یہاں کا امن
وامان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا
ہی بندہ ہے اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ
ہوں اور تیرا بندہ زادہ ہوں اور یہ جگہ تیری
پناہ میں آنے والے کی جہنم کی سے۔''

(۲۸)۔اور جب رُکنِ شامی شمالی مشرقی گوشہ
کے پاس آئے تو یہ دعا کر سکتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ
وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ
وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَ
الْوَلَدِ۔

(۲۹)۔جب میزاب رحمت کے سامنے آئے
تو یہ دعا کر سکتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْ
شِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ
عَرْشِکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ
وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآ
لِہٖ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مُرْ

ئِيَّةَ لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَداً ۔

”اے اللہ مجھے اپنے سایہ عرش کے نیچے اس دن جگہ دے دے کہ وہاں سوائے تیرے عرش کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا اور سوائے تیری ذات کے اور کوئی باقی نہ رہے گا اور مجھے اپنے پیارے یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر سے خوش گوار اور خوش ذائقہ شربت کے گھونٹ پینے کو نصیب فرما کہ (جس کے پینے کے بعد) پھر کبھی پیاس نہ لگے۔“

(۳۰)۔پھر آخری شوط میں استلام کر کے ختم

کرے۔

(۳۱)۔پھر دو رکعت نماز واجب مقام ابراہیم کے پاس پڑھے:

(۳۲)۔پھر یہ دعا کرے:

”اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَلِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنُبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْناً صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ

اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَ رِضاً مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔

”اے اللہ! بیشک تو میری چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو بخوبی جانتا ہے پس میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے پس جو میرا سوال ہے وہ پورا کر دے الٰہی! تو خوب جانتا ہے جو (عیوب) میرے نفس میں ہیں پس میری خطا سے درگزر فرما اے میرے رب۔ میں تجھ سے

ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے قلب میں پیوست ہو جائے اور ایسا سچا یقین کہ مجھے نصیب ہو جائے تحقیق جو (اچھی یا بری بات) مجھے پیش آئے وہ میرے لئے پہلے سے مقدر تھی اور جو تو نے میرے نصیب میں لکھ دیا ہے اس پر اپنی طرف سے مجھے رضا کامل عطا فرما دے کہ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے اے اللہ مجھے حالت اسلام پر موت دے اور اپنے نیک بندوں کے زمرہ میں داخل فرما۔“

(۳۳)۔پھر زم زم کا پانی قبلہ رو بسم اللہ پڑھ

کر تین سانس میں پیئے ہر مرتبہ شروع میں بسم اللہ اور ختم پر الحمدللہ کہے اور یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نفع پہنچانے والے علم کا اور ''میری روزی میں کشادگی مرحمت فرما اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما۔''

(٣٤)۔اس کے بعد نواں استلام کرے اگر عمرہ کر رہا ہے تو سعی بھی کرنی ہوگی اس لئے صفا کی طرف جائے۔

(٣٥)۔پھر صفا پر جا کر یہ پڑھے:

''اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ الله

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں

(٣٦)۔پھر صفا پر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف موڑھوں تک اٹھائے اور سعی کی نیت اس طرح کرے (اس لئے کہ سعی واجب ہے)

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ''

''اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکروں کے سعی کا ارادہ کرتا ہوں، صرف تیری ذات کے لئے اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ کو قبول فرما''۔

(٣٧)۔اور اس کے بعد تین بار 'حمد و ثنا' تکبیر و تحلیل بلند آواز سے اس طرح کہے:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ

لِلّٰهِ الْحَمْدُ''

(٣٨)۔پھر یہ دعا کرے.

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

''میرے رب مجھے بخش دے اور مجھ پر مہربانی فرما اور ان تمام خطاؤں سے درگزر فرما جن کو تو جانتا ہے بیشک تو وہ سب کچھ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے، بیشک تو ہی معبود ہے بے حد عزت والا

ہے بے حد بزرگی والا اسی طرح کوئی
بھی درود یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے''۔

(۳۹)۔پھر دُرود شریف پڑھے اور جو چاہے دعا
کرے اور درمیان میں یہ دعا کرتا رہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ و الْأَكْرَمُ

''اے میرے رب مجھے معاف فرما اور رحم فر
ما اور تو ہی معبود ہے بے حد عزت والا اور بے
حد بزرگی والا۔''

(۴۰)۔سعی کرنے کے وقت اضطباع ہرگز
نہ کرے اور مرد میلین اخضرین کے

درمیان تیز چلیں اور عورتیں نہ دوڑیں۔

(۴۱)۔اس طرح مرَوَہ پہاڑ پر سات چکر
پورے ہو جائیں گے اب مسجد حرام
میں جہاں بسہولت جگہ ملے دو رکعت نفل
نماز پڑھ کر دعا کرے تو بہتر ہے۔

(۴۲)۔پھر مرد سر کے بال منڈوائے یا
کٹوائے اور عورتیں سر کے بال ایک انگلی
کی پور کے برابر کٹوائیں لیکن کسی غیر محرم
کے ہاتھ سے نہ کٹوائیں اس کے بعد
احرام سے باہر آجائے گا یعنی اب تمام
حلال چیزیں جو احرام کی وجہ سے منع

تھیں جائز ہو جائیں گی۔یعنی سلا ہوا کپڑا
پہن لے اب جتنے بھی دن مکہ میں قیام ہو
پانچوں نمازوں کو کعبہ کے سامنے پڑھنے
کا اہتمام کرے اور جتنا زیادہ سے زیادہ
ہو سکے طواف اور دعا کا اہتمام کرے۔

نوٹ:اوپر دی گئی دعائیں اگر عربی میں یاد نہ ہوں
تو اردو یا اپنی زبان میں ہی دعا مانگ سکتے ہیں لیکن
آہستہ دعا کرنا اور سمجھ کے دعا کرنا زیادہ بہتر ہے:

فصل (سوم)

عمرہ کی فضیلت
اور
اس کا تفصیلی ذکر

عمرہ کا تفصیلی ذکر

نبی کریم ﷺ نے طرح طرح سے عمرہ کی ترغیب دی اور عمرہ کی غیر معمولی فضیلت کو مختلف انداز سے واضح فرما کر اس کا شوق دلایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص بیت اللہ کی زیارت کے لئے آیا، پھر اس نے نہ تو کوئی فحش عمل کیا، اور نہ خدا کی نافرمانی کا کوئی کام کیا، تو وہ (گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر) لوٹے گا جیسے

پاک وصاف وہ اس دن تھا، جس دن اسکی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔ (بخاری، مسلم)

حج اور عمرہ میں فرق

١۔ عمرہ چھوٹے حج کو کہتے ہیں۔

٢۔ حج فرض ہے، عمرہ فرض نہیں، حج ایک مقررہ وقت پر ہوتا ہے عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ سوائے حج کے پانچ دنوں میں کہ ٩ ذی الحجہ سے ١٣ ذی الحجہ تک نہیں کیا جا سکتا ہے۔

٣۔ عمرہ میں صرف احرام باندھنا، طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

اور حجامت بنوا کر احرام کھول دینا ہوتا ہے لیکن حج میں ان کے علاوہ وقوفِ عرفات وقوفِ مزدلفہ نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا، خطبہ اور طوافِ وداع بھی شامل ہے۔

٤۔ عمرہ میں طواف شروع کرتے وقت تلبیہ پڑھنا بند ہو جاتا ہے اور حج میں جمرۃ العقبہ کی رمی شروع کرتے وقت بند ہو جاتا ہے۔

٥۔ اگر عمرہ فاسد ہو جائے یا حالتِ جنابت میں طواف کرے تو دم کے طور پر ایک

بکری ذبح کرنا کافی ہوتا ہے، لیکن حج میں کافی نہیں ہے۔

٦۔ حج اور عمرہ کسی دوسرے کی طرف سے کئے جا سکتے ہیں، چاہے وہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں نیت کرتے وقت ان کا نام لینا یا خیال رکھنا ہوگا جن کی طرف سے کئے جائیں گے۔

احرام کا بیان

احرام کے معنیٰ ہیں بعض جائز امور کو اپنے اوپر حرام کر لینا، حاجی جب میقات سے احرام باندھ لیتا ہے تو اس پر کچھ پابندیاں

عائد ہوجاتی ہیں اور چند حلال چیزیں بھی حرام ہوجاتی ہیں ان میں سے ایک سلا ہوا لباس پہننے کی ممانعت بھی ہے، سلے ہوئے لباس کی جگہ جو لباس پہنا جاتا ہے اسے احرام کہتے ہیں۔یعنی دو چادریں جو تقریباً سوا دو میٹر یا ڈھائی میٹر کی ہوتی ہے۔

عورتوں کا احرام

عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں، البتہ اپنے سر کے بالوں کو ایک رومال سے باندھ لیں، کوئی بال ننگا نہ رہے، یہ ان کا احرام ہے، لباس

میں خصوصیت کے ساتھ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ لباس نہ تو زیادہ باریک ہو اور نہ ہی چست، سادہ اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے۔

چہرہ کو کھلا رکھے، لیکن پردے کا خیال رکھے یعنی چہرے پر اس طرح کپڑا لٹکائے کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے، اور چہرے دوسرے کو دکھائی بھی نہ دے اس کے لئے اگر پیٹ والی ٹوپی لگا کر اوپر سے نقاب کی پٹی ڈال لے تو بہتر ہے اسی طرح حالت احرام میں جراب اور زیور، دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا بہتر ہے، اگر احرام کے وقت عورت کو

حیض آگیا تو وہ غسل کرے پھر احرام باندھ لے اور ہر وہ عمل کرے جو دوسرے حاجی کرتے ہیں، البتہ طواف اس وقت تک نہ کرے جب تک وہ پاک نہ ہوجائے، یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دیا تھا۔یعنی عورت ناپاکی کی حالت میں طواف نہیں کرسکتی۔

نوٹ:۔احرام دھویا اور اس کا پانی کہیں بھی ڈالا جاسکتا ہے بوقت ضرورت تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے، رنگ دار احرام بھی باندھا جاسکتا ہے لیکن سفید افضل ہے۔

احرام میں ممنوع چیزیں

احرام باندھنے کے بعد چند چیزیں حرام اور ممنوع ہوجاتی ہیں۔

۱۔ جماع کرنا، بوسہ لینا اور فحش کلامی کرنا تصویر کھینچنا اور غیر شرعی ویڈیو بنانا منع ہے۔

۲۔ اللہ کی نافرمانی کرنا، واجبات حج یا عمرہ میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

۳۔ قتل، جھگڑا، لڑائی منع ہے۔

۴۔ خوشبو لگانا ناخن اور بال کٹوانا، سرمہ اور منہ ڈھانپنا منع ہے۔

۵۔ سلے کپڑے جیسے کرتہ، پائجامہ، پگڑی، ٹوپی،

موزہ، بنیان، نیکر وغیرہ پہننا منع ہے۔

۶۔ ایسا جوتا جس سے پاؤں کے اوپر کی ہڈی ڈھک جائے منع ہے، البتہ پاؤں کی انگلیاں اور ایڑی ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۔ جوئیں مارنا یا جوئیں مارنے کے لئے کپڑے دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔

۸۔ خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا دوسروں کو شکار کرنے کی ترغیب دینا بھی منع ہے۔

۹۔ حرم میں دو چیزیں ہیں (۱) دم کے جانور کو چھیڑنا اور تکلیف پہنچانا (۲) حرم کا

درخت یا گھاس کاٹنا۔

نوٹ: اگر اسے بلا عذر مکمل طور پر کیا جائے تو دم لازم ہوگا اور اگر بلا عذر ناقص طور پر کیا گیا تو صدقہ لازم ہوگا اور اگر عذر کی وجہ سے کامل طور سے کیا گیا تو دم واجب ہوگا یا روزہ یا صدقہ واجب ہوگا۔

مکہ میں رہتے ہوئے عمرہ

عمرہ کے لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ''تنعیم'' سے احرام باندھنا افضل ہے، ٹیکسی والے اسے چھوٹے عمرہ کے نام سے پکارتے ہیں، امام شافعیؒ کے نزدیک ''ذوالحلیفہ'' سے

افضل ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۲ میل دور ہے اور ''بڑا عمرہ'' کے نام سے مشہور ہے اور یہاں سے سید الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود احرام باندھا تھا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ پہنچے تھے۔

عمرہ کے ارکان

(۱) احرام باندھنے کے بعد نیت کرنا

(۲) بیت اللہ کا طواف کرنا

(۳) صفا اور مروہ کی سعی کرنا (بخاری ومسلم)

عمرہ کے واجبات

(۱) میقات سے احرام باندھنا

(۲) پورے سر کے بال چھوٹے کروانا یا سر مونڈوانا (بخاری ومسلم)

عمرہ کے اعمال

(۱) میقات پر احرام باندھنا

(۲) دو رکعت نفل نماز پڑھ کر عمرہ کی نیت کرنا

(۳) تلبیہ کا پڑھنا

(۴) خانہ کعبہ کا طواف کرنا

(۵) طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھنا

(۶) ملتزم پر دعا مانگنا

(۷) زمزم کا پانی پینا

(۸) صفا ومروہ کی سعی کرنا

(۹) سر کے بال منڈوانا یا ترشوانا

عمرہ کی نیت

(۱) عمرہ کرنے سے پہلے غسل یا وضو کرے پھر بغیر سلی ہوئی دو چادریں پہن لے اور دو رکعت نفل نماز چادر سے سر اور دونوں شانے بند کر کے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے کپڑا ہٹا دے پھر بیٹھے بیٹھے ہی عمرہ کی نیت کرے۔

(۲)۔ عمرہ کی نیت اس طرح کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

”اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لئے آسان کردے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔“

(۳)۔ پھر تلبیہ یعنی لبیک تین مرتبہ پڑھے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

(۴)۔ پھر درود شریف پڑھے۔

(۵)۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَ أَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔“

(۶) اب نیت ہوگئی اس لئے مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آہستہ جب تک حرم نہ پہنچیں برابر تلبیہ پڑھتے رہیں۔ محرم کے لئے یہی سب سے افضل ذکر ہے۔

حرم میں پہنچنے کے بعد

حرم میں پہنچنے کے بعد چھ کام کرنے ہوتے ہیں جس میں سے تین کام ہری لائٹ جو حجر اسود کے مقابل ہے اس سے پہلے

اور تین ہری لائٹ کے سامنے حجر اسود سے پہلے اس طرح تین کام کرنے ہیں (۱) تلبیہ بند کر دینا ہے (۲) اضطباع کرنا ہے یعنی احرام والی چادر کو داہنے ہاتھ کے بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالنا ہے (۳) طواف کی نیت کرنا ہے۔

اسی طرح تین کام حجر اسود یا ہری لائٹ کے سامنے کرنا ہے (۱) بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (۲) حجر اسود کا استلام (۳) اسی جگہ سے طواف شروع کرنا۔

اس طرح اب طواف کے پہلے تین

چکروں میں رمل کرنا اور باقی میں نہ کرنا اور ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کرنا یعنی حجر اسود کو چوم سکتا ہو تو چومے ورنہ صرف ہاتھ اٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھ کر گرا دے اور اگلا چکر شروع کردے اور طواف کو ختم کرنے کے بعد دونوں شانوں کو ڈھانک لے اور ملتزم پر دعا مانگے پھر مقام ابراھیم یا اس کے پا س دو رکعت نماز واجب ادا کرے پھر زم زم پیئے اس کے بعد سعی کرے۔ (جیسا کہ شروع میں لکھا جا چکا ہے)

طواف

بیت اللہ شریف اور حطیم کے ارد گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں، ایک طواف میں سات چکر یا شوط ہوتے ہیں یہ طواف نیت کرکے حجرِ اسود سے شروع کرکے وہیں پر ختم کرتے ہیں۔ طواف دو قسم کا ہوتا ہے ایک احرام میں دوسرا سادہ کپڑوں میں۔

طواف کی ابتداء:

مسجد حرام میں داخل ہوکر سیدھے حجرِ اسود کی طرف جائے اور اس کو بوسہ دے سکے تو بوسہ دے ورنہ ہاتھ سے یعنی دونوں ہاتھ

کانوں تک اٹھائے اور ”بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ“ پڑھے اور پھر ہاتھ چھوڑ دے اسی طرح جس طرح نماز میں تکبیر تحریمہ کرتے ہیں۔

طواف کی نیت ضروری ہے بغیر نیت کے طواف نہ ہوگا، اگر عربی میں نیت یاد نہ رہے تو اپنی زبان میں یوں کہے۔”یا اللہ! طواف کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرما۔“

نفلی طواف:

نفلی طواف ہر وقت ہوسکتا ہے اس میں

احرام کی ضرورت نہیں یہی مکہ مکرمہ کے قیام کی سب سے افضل نفلی عبادت ہے، اس لئے زیادہ سے زیادہ طواف جب بھی حرم شریف آئے تو کعبہ کا پہلے طواف کرنا بہتر ہے۔

طواف کی نیت

طواف کی نیت ضروری ہے بغیر نیت کے طواف نہ ہوگا اگر عربی میں نیت یاد نہ رہے تو اپنی زبان میں یوں کہے۔

”اے اللہ! طواف کی نیت کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرما“۔

طواف کے ارکان

طواف کے تین رکن ہیں:

۱۔طواف کے اکثر چکر پورے کرنا۔

۲۔بیت اللہ کے باہر مسجد کے اندر کرنا۔

۳۔خود سے ہی طواف کرنا چاہے کسی چیز پر سوار ہوکر ہی کرے، مگر بیہوش کے لئے نہیں، اس کی طرف سے دوسرا شخص بھی کرسکتا ہے۔

طواف کی شرطیں

طواف کی چھ شرطیں ہیں، تین تو صرف حج کے طواف کے لئے ہیں اور تین

سب طواف کے لئے۔

۱۔خاص وقت میں۔

۲۔طواف سے پہلے احرام کا ہونا۔

سب طرح کے طوافوں کے لئے یہ تین شرطیں ہیں۔

۱۔اسلام کا ہونا۔

۲۔نیت کا ہونا۔

۳۔مسجد کے اندر ہونا۔

طواف کے واجبات

طواف واجبات آٹھ ہیں:

۱۔طہارت کا ہونا۔

۲۔ستر کا ڈھکنا۔

۳۔جسے پیدل طواف کی قدرت ہو پیدل طواف کرنا۔

۴۔داہنی طرف سے طواف شروع کرنا۔

۵۔حطیم کو شامل کرکے طواف کرنا۔

۶۔حجر اسود سے طواف کی شروعات کرنا۔

۷۔پورہ طواف کرنا یعنی اکثر طواف رکن ہے اور اکثر سے زیادہ واجب۔

طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا بعض نے اس کو الگ شمار کیا ہے۔

نوٹ۔اگر کوئی واجب چھوڑے گا تو طواف

دہرانا واجب ہوگا اور اگر نہیں دہرائے گا تو اس کی جزا واجب ہوگی جس کا ذکر آگے ہوگا۔

طواف کی سنتیں

۱۔حجر اسود کا استلام۔

۲۔اضطباع۔

۳۔شروع کے تین چکروں میں رمل۔

۴۔باقی میں نہ کرنا۔

۵۔سعی اور طواف کے درمیان استلام کرنا (یہ اس کے لئے جو سعی بھی کرے)۔

۶۔حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا۔

۷۔ حجر اسود سے طواف کی شروعات کرنا (کچھ علماء کے یہاں واجب اور کچھ کے یہاں سنت ہیں)۔

۸۔ شروع طواف میں حجر اسود کی طرف منھ کرنا۔

۹۔ تمام چکر لگاتار کرنا۔

۱۰۔ جسم اور کپڑوں کا نجاست سے پاک ہونا۔

طواف کے مستحبات

۱۔ طواف کو حجر اسود کے دائیں طرف سے اس طرح شروع کرنا کہ طواف کرنے والے کا پورا جسم حجر اسود کے سامنے سے گزرتے ہوئے بڑھے۔

۲۔ حجر اسود پر تین بار بوسہ دینا اور تین بار

سر رکھنا۔

۳۔ طواف کرتے ہوئے دعائیں پڑھنا۔

۴۔ مرد کو بیت اللہ کے قریب ہو کر طواف کرنا بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۵۔ عورت کو رات میں طواف کرنا۔

۶۔ طواف میں حطیم کو شامل کرنا۔

۷۔ اگر طواف بیچ میں چھوڑ دیا ہو تو شروع سے کرنا۔

۸۔ مباح گفتگو چھوڑ دینا۔

۹۔ جو چیز خشوع میں رکاوٹ ڈالے اس کو نہ کرنا۔

۱۰۔ دعا اور ذکر کو آہستہ پڑھنا۔

۱۱۔ رکن یمانی کا استلام کرنا۔

۱۲۔ جو چیزیں دل کو مشغول کرنے والی ہوں ان سے نظر کو بچانا۔

طواف میں مباح چیزیں

طواف میں سلام کرنا، چھینک کا جواب دینا، شرعی مسئلہ بتانا یا پوچھنا، کسی ضرورت سے کلام کر لینا، کچھ پینا دعاؤں کو چھوڑ دینا، اچھا شعر پڑھنا، پاک جوتے پہن کر طواف کرنا، عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا، دل ہی دل میں قرآن پڑھنا۔

طواف میں حرام چیزیں

۱۔ ناپاکی یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا۔

۲۔ بغیر عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا۔

۳۔ بے وضو طواف کرنا۔

۴۔ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے نکلنا۔

۵۔ طواف کا کوئی چکر یا اس سے کم چھوڑ دینا۔

۶۔ حجر اسود کے علاوہ اور کسی جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۷۔ طواف میں بیت اللہ کی طرف منھ کرنا۔

۸۔مگر شروع طواف میں حجر اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

۹۔طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو چھوڑ دینا۔

طواف کی مکروہ چیزیں

۱۔فضول بات کرنا۔

۲۔خرید وفروخت یا اس کی بات کرنا۔

۳۔دعا یا قرآن بلند آواز سے پڑھنا جس سے طواف کرنے والوں اور نمازیوں کو تشویش ہو۔

۴۔رمل اور اضطباع کو بنا عذر کے چھوڑ دینا۔

۵۔طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ کرنا۔

۶۔دو طواف اس طرح اکٹھے کرنا کہ دو رکعت نماز طواف کے بیچ میں نہ پڑھنا۔

۷۔لیکن اگر نماز پڑھنی اس وقت مکروہ ہوتا جائز ہے۔

۸۔دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بغیر تکبیر کے اٹھانا۔

۹۔خطبہ اور فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جانے کے وقت طواف کرنا۔

۱۰۔طواف کے درمیان کھانا کھانا۔

۱۱۔بعض نے پینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔

۱۲۔پیشاب پاخانہ کے تقاضہ کے باوجود طواف کرنا۔

۱۳۔طواف کرتے ہوئے نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۴۔اور کسی کے کولہے پر یا گردن پر ہاتھ رکھنا۔

طواف کی قسمیں

طواف کی سات قسمیں ہیں:

طواف قدُوم

یعنی باہر سے آنے کے وقت کا طواف اس کو ’’طواف تحیّا‘‘ بھی کہتے ہیں یہ

اس آفاقی (باہر سے آنے والے) کے لئے سنت ہے، جو صرف حج یا قران کرے اور تمتع اور عمرہ کرنے والے کے لئے سنت نہیں چاہے آفاقی ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح یہ اہل مکان والوں کے لئے بھی نہیں ہے، ہاں اگر کوئی مکی میقات سے باہر جا کر افراد یا قران کا احرام باندھ کر حج کرے تو اس کے لئے بھی مسنون ہے اور اس کا اول وقت مکہ میں داخل ہونے کا وقت ہے۔

طوافِ زیارت

اس کو ’’طواف رُکن‘‘ اور ’’طواف حج‘‘ اور

''طواف فرض'' بھی کہتے ہیں ، یہ حج کا رکن ہے، بغیر اس کے حج پورا نہیں ہوگا اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور بارہویں تک کرنا و اجب ہے اس میں رمل ہوتا ہے سلے ہوئے کپڑے ، اگر احرام کے بعد پہن لئے تو اضطباع نہیں ہوگا اور اگر احرام کے کپڑے نہیں اتارے تو پھر اضطباع کرنا ہوگا اس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے لیکن طواف قدوم کے بعد سعی کر چکا ہو تو پھر رمل اور سعی نہیں کرے گا۔

طواف سدور

بیت اللہ سے واپسی کا طواف اس کو طواف وداع بھی کہتے ہیں یہ آفاقی پر واجب ہے مکی پر یا جو خارج مکہ کو ہمیشہ کے لئے وطن بنائے اس پر واجب نہیں، اس طواف میں رمل و اضطباع نہیں ہے، نہ اس کے بعد سعی، یہ تینوں طواف حج کے ساتھ خاص ہیں۔

طواف عمرہ

یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہیں اس میں اضطباع اور رمل کریں اور بعد میں سعی بھی کریں۔

طواف نذر

یہ نظر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

طواف تحیّا

یہ مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے لیکن اگر کوئی دوسرا طواف کر چکا ہے تو وہ اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔

طواف نفل

یہ جب جی چاہے کر سکتا ہے۔

طواف کرنے کا طریقہ:

طواف کے دوران نہ آپس میں

بات کرے اور نہ موبائل پر اور نہ ہی ادھر ادھر دیکھے، نگاہ نیچی رکھے اور دعا کرتا رہے جس کا ذکر شروع میں ہو چکا ہے۔

حجرِ اسود کا بوسہ:

کعبہ کا طواف حجرِ اسود سے شروع کرے اور اس کو بوسہ دینا سنت ہے اگر منھ وہاں تک نہ پہنچ سکے تو ہاتھ سے چھونا ہی کافی ہے اور اگر بھیڑ زیادہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا بھی سنت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر طواف کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرِ اسود کو چھڑی سے لگا

کر استلام کرتے تھے۔

عورتوں کے لئے یہی طریقہ بہتر ہے کہ وہ دور سے اشارہ کے ذریعہ استلام کریں، شریعت نے یہ لازم نہیں کیا کہ حجرِ اسود کو بوسہ ہی دیا جائے، یہ کام اگر مزاحمت کے بغیر ہوسکتا ہو تو بوسہ دے ورنہ ہر چکر کے خاتمہ پر حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرکے ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ'' پڑھتے ہوئے ہاتھ گرادے اور آگے بڑھتے ہوئے دوسرا چکر شروع کردے۔

رمل:

جھپٹ کر جلدی اور تیزی سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنے اور کندھوں کو ہلانے کو ''رمل'' کہا جاتا ہے یہ تین چکروں میں مستحب ہے۔

رمل اس طواف میں کیا جاتا ہے جس میں احرام ہوں اور اس کے بعد سعی (صفا اور مروہ) بھی کرنا ہو۔ رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں کرتے ہیں اگر پہلے دو میں رمل کرنا بھول جائے تو تیسرے میں کرلے، اگر تیسرے میں بھی بھول جائے تو پھر نہ کرے

اگر ہجوم اور بھیڑ زیادہ ہو تو انتظار کرلے ورنہ سہولت کے اعتبار سے کرلے۔

اضطباع:

احرام کی چادر کو اس طرح لپیٹنا کہ دایاں کندھا ننگا رہے یعنی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لینا ''اضطباع'' کہلاتا ہے یہ بھی اسی صورت میں ہوگا جب احرام کی حالت میں ہو۔

طواف کے سات چکر:

طواف کے سات چکر ہوتے ہیں جو حجرِ اسود سے شروع کرکے حجرِ اسود پر ہی ختم ہوتے

ہیں، طواف کے لئے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے، البتہ شروع میں کچھ دعائیں لکھ دی گئی ہیں۔

مقامِ ملتزم:

کعبہ کا دروازہ اور حجرِ اسود کے درمیان والی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں، یہ دعا کے قبولیت کا مقام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے چمٹ کر دعائیں مانگی تھیں۔

مقامِ ابراہیم:

مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی دیواریں اٹھائی تھیں۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ

کے پیر کے گہرے نشان ہیں یہ پتھر شیشے کے ایک فریم میں رکھا ہوا ہے۔ اسے صرف دیکھا جاسکتا ہے چومنا منع ہے۔

زمزم:

زمزم کا پانی حضرت اسماعیلؑ کی یادگار ہے رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد حاصل ہوتا ہے''۔

صفا اور مروہ:

صفا اور مروہ بیت اللہ شریف کے جنوب مشرق اور شمال مشرق کی طرف تقریباً ایک ہزار

فٹ دور دو چھوٹے چھوٹے پہاڑ تھے، جواب کاٹ کر ہموار کردیئے گئے ہیں صرف نشان کے لئے کچھ پہاڑی حصّہ محفوظ کردیا گیا ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی کی جاتی ہے سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جاتی ہے ان کے درمیان دو ڈھائی فرلانگ کا فاصلہ ہے۔

سعی کا طریقہ:

صفا اور مروہ کے درمیان سات بار چلنے کو سعی کہتے ہیں، حضرت ہاجرہ کا صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ ہر

حاجی کے لئے ایسا ہی دوڑنا واجب کردیا گیا۔

سعی سے پہلے طوافِ کعبہ کرنا ضروری ہے، اگر کوئی طواف سے پہلے سعی کرلے تو معتبر نہ ہوگا، طواف کے بعد فوراً شروع کرنا ضروری نہیں، اگر تھکاوٹ یا کمزوری کی وجہ سے ذرا دم لے لے تو کوئی حرج نہیں، سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کردے، سعی کرنے سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے۔

سعی

طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے لیکن طواف کے فوراً بعد کرنا سنت ہے فوراً

کرنا واجب نہیں، مگر بغیر عذر کے طوف کے بعد فوراً نہ کرنا مکروہ ہے۔

سعی کا رکن

سعی میں صفا و مروہ کے درمیان چلنا رکن ہے، اگر ان دونوں کے درمیان سعی نہیں کی اور ادھر اُدھر دوڑا بھاگا تو سعی نہ ہوگی۔

سعی کی شرطیں

سعی کی چھ شرطیں ہیں:

ا۔ خود سعی کرنا چاہئے چاہے کسی چیز پر چڑھ کر کرے، سعی کی نیابت دوسروں سے جائز

نہیں، مگر یہ کہ احرام سے پہلے کوئی شخص بیہوش ہو گیا ہو تو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے بشرطیکہ سعی کے وقت تک ہوش نہ آیا ہو۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ سعی پورا طواف یا اکثر طواف کرنے کے بعد ہو، چاہے طواف نفل ہی ہو اور چاہے طواف بحالت پاکی کیا گیا ہو یا ناپاکی، اگر کوئی طواف سے پہلے یا چار پھیرے کرنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی اور اگر طواف کے چار پھیرے کرنے کے بعد کرے گا تو سعی ہو جائے گی۔

۳۔ تیسری شرط احرام حج یا عمرہ کی سعی کرنا،

اگر کوئی احرام سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی چاہے طواف کے بعد ہو اور احرام کا باقی رہنا سعی تک ضروری نہیں بلکہ اس میں اس سعی کی تفصیل ہے کہ اگر حج کی سعی کرتا ہے اور وقوفِ عرفہ سے پہلے کرتا ہے تو احرام کا ہونا سعی کے وقت شرط ہے اور اگر وقوف کے بعد سعی کرتا ہے تو احرام کا باقی رہنا شرط نہیں بلکہ احرام کا نہ ہونا مسنون ہے اور اگر سعی عمرہ کی ہے تو احرام کا رہنا شرط نہیں، مگر واجب ہے اگر طواف کے بعد سر منڈوا کے سعی کرے تو دم واجب ہوگا اور سعی صحیح ہو جائے گی۔

۴۔ چوتھی شرط صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا ہے اگر مروہ سے کسی نے شروع کیا تو یہ پھیرا شمار نہ ہوگا بلکہ صفا سے لوٹ کر آئے گا تو سعی شروع ہوگی اور سات چکر اس پھیرے کے علاوہ کرنے ہوں گے جو مروہ سے شروع کیا تھا۔

۵۔ پانچویں شرط اکثر حصہ سعی کا کرنا ہے اگر اکثر نہ کیا تو سعی نہیں ہوگی۔

۶۔ چھٹی شرط سعی کے وقت میں سعی کرنا یہ حج کی سعی کی شرط ہے۔ عمرہ کے سعی کی شرط نہیں، لیکن قارن ی تمتع عمرہ کرے تو اس کے عمرہ کی

سعی کے لئے بھی یہ وقت شرط ہے اور حج کی سعی کا وقت حج کے مہینوں سے شروع ہو جاتا ہے۔ حج کے مہینوں کے اندر سعی کرنا شرط نہیں، مگر سعی کو حج کے مہینوں سے تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

سعی کے واجبات

۱۔ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جسے جنابت اور حیض سے پاک ہونے کی حالت میں کیا ہو۔

۲۔ سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

۳۔ پیدل سعی کرنا اگر کوئی عذر نہ ہو، اگر بغیر عذر کے کوئی شخص سوار ہو کر سعی کرے گا تو دم

واجب ہوگا۔

۴۔ سات پھیرے پورے کرنا یعنی چار پھیرے تو فرض ہیں اور اس کے بعد تین پھیرے واجب۔ اگر کسی نے تین پھیرے چھوڑ دئے تو سعی ہو جائے گی۔ لیکن ہر پھیرے کے بدلے میں آدھا ساع گیہوں یا اس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر صدقہ دینا واجب ہوگا۔

۵۔ عمرہ کی سعی میں عمرہ کا احرام آخر سعی تک باقی رہنا۔

۶۔ صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت

طے کرنا۔

سعی کی سنتیں

۱۔ حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لئے مسجد سے نکلنا۔

۲۔ طواف کے بعد فوراً سعی کرنا۔

۳۔ صفا اور مروہ پر چڑھنا۔

۴۔ صفا اور مروہ پر چڑھ کر قبلہ رو ہونا۔

۵۔ سعی اور پھیروں کو لگاتار کرنا۔

۶۔ جنابت اور حیض سے پاک ہونا۔

۷۔ سعی ایسی حالت میں ہو کہ کپڑے بدن

اور طواف کی جگہ پر کوئی نجاست نہ ہو یا وضو بھی کیا ہو۔

۸۔ میلین اخضرین کے درمیان تیز چلنا۔

۹۔ ستر عورت (جسم ڈھکا) کا ہونا۔

سعی کے مستحبات

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ صفا اور مروہ پر دیر تک ٹھہرنا۔

۳۔ خشوع کے ساتھ ذکر اور دعائیں تین تین بار پڑھنا۔

۴۔ سعی کے پھیروں میں اگر بغیر عذر کے زیا

دہ فاصلہ ہو جائے یا کسی پھیرے میں کچھ وقفہ ہو جائے تو نئے سرے سے کر لے اس لئے کہ سعی کو شروع سے کرنا اس وقت مستحب ہے، جبکہ اکثر پھیرے نہ ہوئے ہوں۔

۵۔ سعی کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھنا، مروہ پر ان نفلوں کو پڑھنا مکروہ ہے۔

مکروہاتِ سعی

خرید و فروخت اور ایسی بات چیت جو مشغول کر دے، سعی کے پھیرے لگاتار نہ کرنا اور صفا و مروہ پر نہ چڑھنا، سعی کو بغیر عذر کے

تاخیر کرنا یا ایامِ نحر سے تجاوز کرنا ستر کھولنا، پھیروں میں بہت فاصلہ کرنا۔

سعی کی نیت:

سب سے پہلے صفا پر چڑھ کر بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرے اور سعی کی نیت اس طرح کرے:

"اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ السَّعِيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ"

"اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکروں کا سعی کرتا ہوں، صرف تیری بزرگ ذات کے لئے اس کو میرے لئے آسان کردے اور مجھ سے قبول فرما"۔

پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جس طرح دعا میں اٹھاتے ہیں او رتکبیر وکلمہ بلند آواز سے پڑھے او ردرود شریف پڑھے پھر خوب دل لگا کر دعا کرے، کیوں کہ یہ بھی دعا کے قبول ہونے کا موقع ہے۔

میلین اخضرین:

وہ دو سبز نشان جو صفا اور مروہ کے درمیان میں ہیں، وہاں تیز رفتاری سے گزرنا ہوتا ہے کیوں کہ وہ جگہ دونوں پہاڑوں کے درمیان میں تھی اور حضرت حاجرہؓ پانی کی تلاش میں دونوں پہاڑوں پر باری باری گئی تھیں اور اس نشیب میں تیز رفتاری سے گزرتی تھیں، اس طرح مرد وہاں تیز رفتار سے چلیں اور عورتیں وہاں معمول کے مطابق چلیں۔

بال کٹوانا اور احرام کھولنا:

صفا اور مروہ کی سعی کے بعد بال منڈوالے

یا کٹوالے سر کا حلق یا بال چھوٹے کروانا واجب ہے بعض لوگ چند بال کٹوا لیتے ہیں یہ غلط ہے۔ اس کے بعد اگر ہو سکے تو دو رکعت نفل پڑھ لے یا غسل کر کے معمول کے مطابق کپڑے پہن لے اس طرح اب عمرہ مکمل ہوگیا۔

عورتوں کو بال منڈوانا جائز نہیں ہے، انہیں صرف انگلی کے پور کے برابر بال کٹوانے چاہیئے۔

بچوں کا حج یا عمرہ

کوئی شخص بچہ کو ساتھ لے جائے تو اس کا

ولی اس کے احرام کی نیت کرے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اگر سمجھ دار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور خود ہی افعالِ حج ادا کرے، لیکن اس کے باوجود اس کا یہ عمل نفلی ہوگا، بالغ ہونے کے بعد اگر اس پر حج فرض ہوا تو دوبارہ فرض حج ادا کرنا ہوگا، بہتر صورت یہی ہے کہ بچوں کو ساتھ نہ لے جایا جائے، اس لئے کہ بچوں کو ساتھ لے جانے کی صورت میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں اور عبادت میں جو خلوص اور یکسوئی انسان کو ہونی چاہئے وہ ختم ہوجاتی ہے۔

جنایات (جرمانہ)

جنایات کے معنیٰ خطا اور قصور کے ہیں مقصد یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرنا جو حالتِ احرام میں ممنوع ہو جیسے۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا سر اور چہرہ ڈھانپنا، ناخن کاٹنا، بال صاف کرنا، خوشبو استعمال کرنا، جماع کرنا، خشکی کے جانور کا شکار کرنا واجبات حج میں سے کوئی واجب چھوڑ دینا، ان میں سے کوئی خطا وقصور ہوجائے تو اس کی جزا واجب ہے۔

دم:

مناسکِ حج یا عمرہ ادا کرنے میں اگر کسی

قسم کی خطا سرزد ہوجائے تو کوئی جانور ذبح کرنے کو دم کہتے ہیں جیسے بھیڑ، بکری یا گائے اور اونٹ وغیرہ۔

بدنہ:

اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طوافِ زیارت کرلیا یا کسی حاجی نے وقوفِ عرفہ کے بعد اور بال کٹوانے سے پہلے جماع کرلیا تو پورا اونٹ یا پوری گائے ذبح کرنا ''بدنہ'' کہلاتا ہے یہ بڑا جرم ہے، اس لئے جرمانہ بھی بڑا ہے۔

صدقہ:

چھوٹے موٹے قصور اور خطا پر صدقہ ہی

کافی ہے، یہ صدقہ آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو ادا کرنا پڑتا ہے ایک صاع ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم دعاؤں کا اردو ترجمہ

ان ایام میں جتنا ذکر ودعا ہو سکے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں یہ دعا مانگی، جس کا ترجمہ اس طرح ہے، جسے اُردو میں بھی مانگ سکتے ہیں:

(۱) ''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا

ہے۔اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں۔حکومت اور تمام
تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔
اے اللہ! مجھے سیدھی راہ دکھا اور مجھے
گناہوں سے پاک کردے اور تقویٰ کو
مضبوطی سے پکڑنے والا بنا اور مجھے دنیا
وآخرت میں بخش دے۔اے
اللہ! میرے اس حج کو قبول فرما اور گناہ کو
بخشا ہوا بنادے۔اے اللہ! میری نماز
میری عبادت وقربانی۔میری زندگی

وموت تیرے ہی لئے ہے اور آخرکار
میرا ٹھکانہ بھی تیری ہی طرف ہے۔اے
اللہ! قبر کے عذاب سے۔دل کے وسوسوں
سے اور معاملات کی پریشانی سے تیری پناہ
چاہتا ہوں''۔
(۲) اے اللہ! ہدایت کے ساتھ ہماری
رہنمائی فرما اور ہمیں پرہیزگاری کے
ساتھ آراستہ کر اور ہمیں دنیا وآخرت میں
بخش دے اے اللہ! تو نے مجھے دعا
کرنے کا حکم فرمایا ہے اور قبول کرنا
تیرے اختیار میں ہے اور تو وعدہ کے

خلاف نہیں کرتا۔اے اللہ! تو جس بھلائی
کو اچھا سمجھتا ہے اس کو ہمارے لئے
محبوب بنا اور اس کو ہمارے لئے آسان
کردے اور جس برائی کو تو مکروہ سمجھتا ہے
اس کو ہمارے لئے قابلِ نفرت بنادے
اور ہمیں اس سے دور رکھ،اور ہدایت دینے
کے بعد ہم سے اسلام نہ چھین اور اس کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں۔اسی کی بادشاہی ہے،اور اسی
کے لئے تمام تعریفیں ہیں وہ زندہ کرتا اور
مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳)''اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور
میرے معاملات کو آسان کردے اور
میں سینہ کے وسوسوں سے،معاملات کی
خرابی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ
مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا
ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں
داخل ہوتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو
دن میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کے شر
سے جس کو ہوائیں اڑاتی ہیں اور زمانہ
کے حوادث کے شر سے۔اے اللہ! ہمیں
دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور آگ

کے عذاب سے بچا۔"

اس طرح دعا کریں:

(۴)"اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں جو تجھ سے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگی ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والے ہوں گے اے ہمارے پروردگار! مجھے نماز قائم کرنے والا بنادے اورمیری اولاد کو بھی۔ اے میرے پروردگار! ہماری دعا قبول فرما۔اے

ہمارے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مؤمنوں کو جس دن قیامت قائم ہوگی۔"

(۵)اے میرے پروردگار! میرے والدین پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر چکے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دلوں میں کینہ نہ ڈال۔

(۶)اے ہمارے پروردگار! بیشک تو مہربان

،رحم کرنے والا ہے،اے ہمارے رب! بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے اور تو بہ قبول کرکے ہم پر رحم کر، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے،نہیں ہے طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے جو بلند شان او رعظمت والا ہے۔

(۷)اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے اور میری قیام گاہ کو دیکھتا ہے،اور میرے کلام کو سنتا ہے ،اور میرے ظاہر او رباطن کو جانتا ہے،اور میرے کاموں میں سے کوئی چیز

بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے،اور میں نہایت مفلس فریاد کرنے والا ایک فقیر ہوں،میں پناہ چاہنے اور ڈرنے والا،اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا اور اقرار کرنے والا ہوں،میں تجھ سے مسکین فقیر کی طرح سوال کرتا ہوں او رایک ذلیل گناہ گار کی طرح تیرے سامنے پکارتا ہوں اور تجھ سے دعا مانگتا ہوں ایک ڈرنے والے اندھے کی طرح جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہوئی ہو،اور اس کی آنکھیں آنسو بہاتی

ہوں، اور جس کا جسم تیری یاد میں لاغر ہو گیا ہو، اور اس کی ناک تیرے لئے خاک آلود ہو گئی ہو اے اللہ! مجھے اپنے سامنے دعا مانگنے سے بدنصیب نہ کرنا اور تو میرے حق میں مہربان رحم کرنے والا بن جا اور اے سب بخشش کرنے والوں سے بہتر۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے، اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(اے اللہ قبول فرما)

فصل (چہارم)

مدینہ منورہ کا سفر
اور
روضۂ اطہر پر حاضری کے آداب

مدینہ منورہ کا سفر

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر ہے۔

مدینہ منورہ کی حاضری میں یہ اختیار ہے کہ چاہے عمرہ سے پہلے حاضر ہو یا بعد میں جو بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ ہر مسلمان کا ایمانی اور فطری تقاضہ ہونا چاہئے کہ وہ دیارِ مقدس میں حاضر ہوکر روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ آئے۔

روضۂ اقدس کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبریں ہیں۔

ان کی خدمت میں بھی صلوٰۃ وسلام پیش کرے، روزہ، صدقہ اور نماز و دعا کی کثرت کی جائے۔

ا۔ مدینہ کے لئے معلم وقت کا لحاظ نہیں رکھتے، کئی گھنٹے پہلے ہوٹل سے نکال دیتے ہیں اس لئے اطمنان سے وقت معلوم کر کے نکلنا چاہئے۔

۲۔ سامان ہر حال میں اپنی گاڑی پر ہی رکھوانا

چاہئے۔

۳۔ مدینہ منورہ یا پھر مسجد نبوی میں داخلہ سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے ورنہ وضو کریں۔

۴۔ پہلے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے پھر یہاں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر کی زیارت کی بھی نیت کرے۔

۵۔ مسجد میں داخلہ کی دعا پڑھے۔

۶۔ باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر ہے لیکن یہ عام طور سے بند رہتا ہے۔

۷۔ ممبر اور قبر کے درمیان دو رکعت نماز تحیۃ مسجد پڑھے جس میں پہلی رکعت میں ''قُل یَا اَیُّھَا

الْکَافِرُونَ'' اور دوسری رکعت میں ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھے یہ نماز محراب یا ریاض الجنہ میں پڑھنا افضل ہے، بھیڑ ہو تو کہیں پڑھ سکتا ہے۔

۸۔ اب سلام کے لئے جائے اور سلام پڑھے پھر دوسروں کا بھی سلام پہنچائے۔

۹۔ پھر ایک ہاتھ داہنی طرف آئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سلام کرے، پھر ایک ہاتھ آگے آئے اور حضرت عمرؓ کو سلام کرے اور ان حضرات کو بھی دوسروں کا سلام پہنچاے۔

۱۰۔ پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئے اور حمد وثناء ودرود کے بعد باہر نکل کر کعبہ کی طرف منہ کر کے دعا کرے۔

۱۱۔ پھر جنت البقیع کی زیارت کے لئے جائے مگر جمعہ کے دن سنت ہے اس میں پہلے حضرت عثمانؓ کے قبر کی زیارت کر لے تو بہتر ہے، پھر حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر کی پھر تمام صحابہ کرام کے قبروں کی زیا رت کرے۔

۱۲۔ پھر مسجد قباء کی زیارت کے لئے جائے جس میں سنیچر کو جانا مستحب ہے یہاں ایک

عمرہ کا ثواب ملتا ہے باقی اور تاریخی چیزوں کی بھی زیارت کی جاسکتی ہے۔

۱۳۔ ریاض الجنہ میں عورتوں کے جانے کا وقت فجر کے بعد سے ۱۱ بجے تک پھر ظہر کے بعد سے ساڑھے تین بجے تک، پھر عشاء کے بعد سے رات ۱۲ بجے تک رہتا ہے۔

۱۴۔ اگر باب صدیقؓ سے جا کر اندر بیٹھا جائے تو ریاض الجنہ میں جانا آسان ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ مدینہ میں گیس چولہے کا انتظام رہتا ہے اس لئے برتن وغیرہ ساتھ میں رکھے۔

۱۶۔ ہمارا معمول تھا کہ حرم میں تہجد کے وقت

آتے اور صبح آٹھ بجے سلام کرنے کے بعد اشراق پڑھ کر کمرے آجاتے اور کھانا کھا کر ایک گھنٹہ آرام کر کے پھر ۱۰ بجے مسجد آجاتے اور ساڑھے گیارہ بجے باب صدیق سے اندر جاتے ریاض الجنہ میں یا وہیں قریب میں بیٹھ جاتے اور تلاوت وغیرہ کرتے پھر ظہر بعد باہر آجاتے پھر عصر سے پہلے سلام کر کے ڈھائی بجے، باب صدیق کی طرف سے اندر جا کر ریاض الجنہ میں یا وہیں قریب میں عصر، مغرب، اور عشاء پڑھتے اس کے بعد باہر باب السلام سے اندر بیٹھ کر دو گھنٹے تک تلاوت کرتے، پھر سلام کر کے دس

بجے رات تک واپس کمرے آجاتے۔

مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی کئی میل دور سے روضۂ اقدس کا گنبدِ خضراء اور مسجد نبوی کے منارے نظر آنے لگتے ہیں، اس وقت غافل ہونے کے بجائے کثرت سے درود پڑھنا چاہیئے۔

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے آداب

''حضرت امام مالکؒ مدینہ پاک کی گلیوں اور بازاروں میں ہمیشہ جوتا اتار کر

ننگے پاؤں چلتے تھے کہ معلوم نہیں کہیں ایسی جگہ پاؤں نہ رکھ جائے جہاں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک پڑ چکے ہوں۔''

یہ محبت اور عقیدت کی بات ہے چپل اتارنے کی ضرورت نہیں لیکن کوشش کی جائے کہ عقیدت واحترام کے ساتھ حاضری ہو مدینہ منورہ میں اپنا سامان وغیرہ پوری احتیاط سے رکھنے کے بعد غسل کر کے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور خوشبو لگا کر ادب کے ساتھ مسجد کی طرف پورے سکون کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد پہنچے۔

مدینہ منورہ میں داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھنا بہتر ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَا مُ وَمِنْكَ السَّلَا مُ وَاِلَيْكَ يَرْ جِعُ السَّلَا مُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْ خِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَا رَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِ كْرَامِ۔

''اے اللہ تو سلامتی ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف لوٹتی ہے سلامتی پس زندہ رکھ ہمیں اے ہمارے رب سلامتی کے ساتھ اور داخل فرما ہمیں اپنے گھر میں جو سلامتی کا

گھر ہے بابرکت ہے تو اے ہمارے رب اور عالیشان اے عظمت اور بزرگی والے"۔

کمرے سے مسجد نبوی تک

مدینہ منورہ میں پہنچ کر اپنا سامان کمرے میں رکھے اور غسل وغیرہ کر لے تو بہتر ہے صاف کپڑے پہن کر عطر وغیرہ لگائے اور پورے احساس کے ساتھ کمرے سے درود پڑھتا ہوا مسجد نبوی جائے اور وہاں باب صدیق سے داخل ہو کر اور ریاض الجنہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کا موقع ہو تو ستون عائشہ کے سامنے پڑھے ورنہ کہیں بھی نماز تحیۃ

المسجد پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کرنے کے لئے جائے۔

مسجد نبوی کے سات ستون

یوں تو مسجد نبوی کی ہر جگہ اہم ہے، مگر "ریاض الجنۃ" اور اس کے سات ستون خاص طور پر بہت اہم ہیں۔ جو ریاض الجنہ میں ہی ہیں۔

۱۔ ستون حنّانہ

یہ محراب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر سے قریب ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا

کرتے تھے۔

۲۔ستون عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ (طبرانی)

(اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی۔)

۳۔ ستون اُبی لُبابہ رضی اللہ عنہ

اس جگہ ایک صحابی حضرت ابولبابہؓ کا

قصور معاف ہوا تھا، انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہاں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

۴۔ستون سریر

اس جگہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور رات کو یہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

۵۔ ستون وفود

باہر سے آنے والے وفود یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے

تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے بات چیت فرمایا
کرتے تھے، ان میں سے اکثر یہیں مسلمان
ہوتے تھے۔

۶۔ ستون حرس

اس مقام پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
گھر تشریف لے جاتے تو صحابیؓ پہرہ دینے
کے لئے بیٹھ جاتے تھے۔

۷۔ ستون جبرئیل

حضرت جبرئیلؑ حضرت دحیہ کلبیؓ کی
صورت میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر

اس جگہ بیٹھے نظر آتے، دراصل یہ تمام ستون اس
مسجد کے حصّہ میں ہیں، جو مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تھی۔

روضۂ مقدّس پر سلام پڑھنے کا طریقہ

مسجد نبوی میں نماز تحیۃ المسجد پڑھے پھر
نہایت ادب کے ساتھ روضۂ اطہر پر آئے
اور دل کو تمام دنیاوی خیالات سے فارغ
کر کے تھوڑے فاصلہ پر کھڑا ہو جائے۔ اور
موبائل بالکل بند رکھے فوٹو یا ویڈیو ہرگز نہ

بنائے اور نہ ادھر ادھر متوجہ ہو نظر نیچی رکھے
اور کوئی حرکت خلافِ ادب نہ کرے اور یہ
خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لحد شریف
میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے آرام فرما
ہیں اس لئے عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے
درمیانی آواز سے کہے۔

"السلامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ

اور زیادہ پڑھنا ہو تو اس طرح بھی پڑھ
سکتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللهِ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ

اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنْ جَمِیْعِ
خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ
لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
یَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَةَ
وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ
الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ
اللهُ اَللّٰهُمَّ اٰتِهِ الْوَسِیْلَةَ
وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ

وَابۡعَثۡهُ مَقَامَ الۡمَحۡمُوۡدَ الَّذِیۡ
وَعَدۡتَهٗ إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ

سلام کے الفاظ میں سلف کا معمول اختصار کا تھا اور اختصار ہی کو بہتر سمجھتے تھے اور اگر کسی کو یہ الفاظ پورے یاد نہ ہوں یا زیادہ وقت نہ ہو تو کم سے کم مقدار 'السلامُ عَلَیۡكُمۡ یَا رَسُوۡلَ اللہِ' ہے۔

اگر کسی دوسرے شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو اس کا سلام اپنے بعد اس طرح پیش کرے۔ "السلامُ عَلَیۡكَ

یَا رَسُوۡلَ اللہِ مِنۡ (پھر یہاں اس کا نام لے جیسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن) یَسۡتَشۡفِعُ بِكَ إِلٰی رَبِّكَ"

اور اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کو کہا ہو اور نام یاد نہ ہوں تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کرے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللہِ مِنۡ
جَمِیۡعِ مَنۡ اَوۡصَانِیۡ بِالسَّلَامِ عَلَیۡكَ"

اور اگر عربی کے الفاظ یاد نہ ہوں تو اُردو میں کہہ دے کہ فلاں فلاں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا ہے، قبول فرما لیجئے۔

آپ ﷺ پر سلام پڑھنے کے بعد آگے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چہرہ مبارک کی طرف کھڑے ہو کر سلام پڑھے:

'اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا خَلِیۡفَةَ
رَسُوۡلِ اللہِ وَثَانِیَهٗ فِی الۡغَارِ
وَرَفِیۡقَهٗ فِی الۡاَسۡفَارِ اَبَابَكۡرِ
الصِّدِّیۡقِ جَزَاكَ اللہُ عَنۡ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ خَیۡرًا'۔

پھر ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت عمرؓ کے چہرہ مبارک کے قریب کھڑے ہو کر سلام پڑھے:

"اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا
اَمِیۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عُمَرَ الۡفَارُوۡقَ
الَّذِیۡ اَعَزَّ اللہُ بِهِ الۡاِسۡلَامَ
جَزَاكَ اللہُ عَنۡ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیۡرًا"۔

ان دونوں حضرات پر سلام کے الفاظ میں بھی کمی زیادتی کا اختیار ہے اور اگر کسی نے سلام پہنچانے کے لئے کہا ہو تو اس کا اور اس خاکسار کا بھی سلام پہنچا دیں پھر قبلہ رخ ہو کر حق تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور درود شریف پڑھ کر اپنے لئے اپنے والدین، اقارب اور سب مسلمانوں کے لئے دعا کرے، اور راقم

(محمد سرور) کے لئے بھی خاتمہ بالخیر کی دعا
فرما کر ممنون فرمائیں، جزاکم اللہ۔

زیارت کے بعد دعا سے فارغ ہو کر دعا استغفار اور درود شریف جس قدر ہو سکے پڑھے۔

نوٹ: اگر سلام یاد نہ ہو تو صرف السَّلَامُ عَلَیْکَ یا رَسُولَ اللّٰہِ کہے اور آگے بڑھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہے پھر آگے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ الْفَارُوْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہہ سکتے ہیں۔

فصل (پنجم)

مکہ اور مدینہ
کے
اہم تاریخی مقامات

مکہ کے تاریخی مقامات

۱۔ مولد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ وہ مقام ہے جہاں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی، صفا اور مروہ سے باہر کھڑے ہو کر پہاڑ کی جانب دیکھیں تو سامنے نظر آئے گا یہی مولد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۲۔ جنت المعلیٰ

یہ مکہ مکرمہ کا قدیمی قبرستان ہے، اس مقدس قبرستان میں ام المؤمنین حضرت

خدیجۃ الکبریٰ ؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکر صدّیق ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جناب عبد المطلب اور چچا جناب ابو طالب حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ اور حضرت فضل بن عباس ؓ ۔حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ اور قاسم ؓ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبریں ہیں ان کے علاوہ بیشمار تابعین اور اولیاء اللہ دفن ہیں۔

۳۔ جبل نور

اس کو کوہِ حرا بھی کہتے ہیں جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے منیٰ کو جاتے ہوئے راستہ میں مکہ سے تقریباً تین میل کی دوری پر ہے، اس کی

چوٹی پر وہ غار ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور یہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی اس کو ''فاران'' کی چوٹی بھی کہتے ہیں۔

۴۔ جبلِ ثور

مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل دور یہ پہاڑی ہے جس کے ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔

۵۔ مسجد طویٰ

جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے یہ مسجد

ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا تو یہیں ٹھہرے تھے۔

۶۔ مسجد جنّ

یہ مسجد سوق معلّٰی میں قبرستان کے قریب واقع ہے اس کا نام مسجد بیعت اور مسجد حرس بھی ہے یہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنّوں سے بیعت لی تھی۔

۷۔ مسجد عائشہ

یہ مسجد تنعیم میں ہے جہاں حاجی اور مکہ کے رہنے والے عمرہ کے لئے احرام باندھتے ہیں۔

مدینہ منورہ کے اہم مقامات

مدینہ منورہ کے اھم مقامات درج ذیل ہیں:

۱۔ مسجد قباء

یہ مسجد قباء عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی مسجد ہے جو مدینہ کی آبادی سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو شخص باوضو مسجد قباء میں جا کر دو رکعت نفل ادا کرے گا اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا''۔

۲۔ مسجد غمامہ

یہ مسجد مدینہ شہر ہی میں ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے اس کو مسجد مصلّی بھی کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نمازِ استسقاء بھی ادا فرمائی ہے۔

۳۔ مسجد قبلتین

یہ وہ مسجد ہے جہاں تحویلِ قبلہ کا حکم ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز کے دوران بیت المقدّس سے خانۂ کعبہ کی طرف منھ پھیر لیا تھا یہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے قریب ایک ٹیلہ پر ہے، اس میں ایک محراب بیت المقدّس کی

طرف اور دوسرا خانۂ کعبہ کی طرف ہے۔

۴۔اُحد کا پہاڑ

احد کا پہاڑ اپنی اصل شکل میں اب تک موجود ہے وہ تمام نشانات باقی ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ''احد مجھ سے محبّت رکھتا ہے''،مشہور جنگ احد اسی مقام پر ہوئی تھی اس کے قریب شہدائے احد کی قبریں ہیں، ان میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی قبر بھی ہے اور ساتھ ہی عبد اللہ بن جحشؓ اور مصعب بن عمیرؓ کی قبریں بھی ہیں۔

۵۔خندق

یہ مشہور خندق ہے جو کفار کے حملہ کے مقابلہ میں کھودی گئی تھی، اس کے نشانات ابھی باقی ہیں، احد اور خندق کو دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفاعی اسکیموں کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اسی جگہ مسجد خمسہ بھی تھی، جو اسلام کے پانچ عظیم جنرلوں کے نام پر موسوم ہے، حضرت ابوبکر صدّیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، سیدنا علیؓ، سیدنا سلمان فارسیؓ، سیدنا سعد بن معاذؓ اور وہ مسجد فتح جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ تھا لیکن اب ایک بڑی مسجد بنادی گئی ہے۔

یہ سب مقامات ٹیکسی والے ایک ہی دن میں دکھا دیتے ہیں۔

۶۔جنت البقیع

یہ مدینہ پاک کا مشہور قبرستان ہے جہاں ہزاروں صحابہ کرامؓ اور اہل بیت مدفون ہیں۔

جنت البقیع میں داخل ہونے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا لِاَ هْلِ الْبَقِیْعِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ۔

اے اس دیار کے رہنے والے مؤمنوں تم پر سلام ہو

اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔اے اللہ! مغفرت فرما اہل بقیع کی اور مغفرت فرما ہماری اور ان کی۔

۷۔تبرکات

سب سے بہترین اور عمدہ کھجور مدینہ منورہ کی ہیں اور ان میں سب سے زیادہ ''عجوہ'' رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھی۔

نوٹ : مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زیادہ وقت صرف کیا جائے۔

اگر دعاؤں کے عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں دعا مانگنا جائز اور بہتر ہے کہ کم از کم یہ تو معلوم ہوگا کہ دعا مانگنے والا کیا کہہ رہا ہے، اگر کسی دوسرے کا سلام پہنچانا ہو تو وہ بھی

اپنی زبان میں کہہ سکتا ہے۔

مدینہ شریف سے واپسی

جب مدینہ سے رخصت ہونے کا وقت ہوتو دو رکعت نفل نماز مسجد نبوی میں ادا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر آکر سلام کرے اور پھر اللہ سے بار بار حاضری کی دعا کرے۔

جب اپنے وطن پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

''ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کا شکر ادا کرنے والے ہیں۔

حج و عمرہ سے متعلق اہم دعائیں

زمزم پینے کی دعا

جس مقصد کے لئے پیا جائے اس میں مفید ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے آبِ زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھنا منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔

(اے اللہ میں تجھ سے نفع پہنچانے والے علم اور کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک حاکم)

صفا و مروہ کے درمیان کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

(تین مرتبہ کہے اور بیچ میں دعا کرتا رہے۔ پھر مروہ پر بھی اسی طرح کرے)

(اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دی)۔

میلین اخضرین کے درمیان کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ

الْاَكْرَمُ۔

(اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما بیشک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے)۔

(حصن حصین، بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

وقوفِ عرفہ کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى
مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ
وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا
الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ
الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ ا
لْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ
الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ
الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ
لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ
لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا

تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ لِّيْ
رَؤُفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ
وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ۔

ترجمہ: اے میرے اللہ، تو میری بات سنتا ہے اور میں جس جگہ اور جس حال میں ہوں وہ تیری نظر میں ہے اور میرا ظاہر و باطن سب تیرے علم میں ہے اور میری کوئی چیز بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میں سختیوں اور دکھوں کا مارا ہوں۔ تیرے در کا فقیر ہوں۔ تیرے ہی پاس فریاد لے کر آیا ہوں اور تجھ سے پناہ کا طالب اور سر گناہ کا اقراری مجرم ہوں۔ میں تجھ سے بیکس اور بے وسیلہ مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور ایک ذلیل گنہگار بندے کی طرح تیرے حضور میں گڑگڑاتا ہوں۔

تجھ سے دعا کرتا ہوں، اُس بندے کی دعا کی طرح جس کی

گردن تیرے سامنے خم ہو اور جس کے آنسو تیرے حضور میں بہہ رہے ہوں اور جس کا جسم جھکا ہو اور جو تیرے سامنے اپنی ناک رگڑ رہا ہو اور زمین سر رکھے پڑا ہو۔ میرے اللہ، میری دعا کو رد کر کے مجھے شکی نہ بنا اور مجھ پر مہربانی اور رحم فرما۔

مشعر حرام کا ذکر

جب مشعر حرام کے پاس آئے قبلہ رخ ہو جائے دعا کرے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے اور اللہ کی توحید بیان کرے اور خوب روشن ہونے تک وہیں کھڑا رہے۔ (صحیح مسلم)

کنکری مارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ

وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا
مَّبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا
مَّغْفُوْرًا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حج و عمرہ اور زیارت کو قبول فرمائے۔ اور موت تک ایمان پر قائم رکھتے ہوئے خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، یوپی، الھند

۲۰۱۷/۰۸/۲۰